بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسمِ اللهِ، وَالْحَمْدُ للهِ، وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَم وَ مَنْ وَالَاهُ، وَبَعْدُ.

045: القواعد الحسان - انتیسواں قاعدہ(حصہ دوم)

انتیسواں قاعدہ: وہ فوائد جو بندے کو ملتے ہیں قرآن مجید کو سمجھنے اور علوم القرآن کی مختلف جو اجناس ہیں ان کو سمجھنے کے تعلق سے (حصہ دوم)

"القواعد الحسان المتعلّقة بتفسير القرآن لفضيلة الشيخ الامام عبد الرحمٰن بن ناصر السعدی رحمه الله"، تعلیق فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ۔ اور ہم انتیسویں قاعدے پر بات کر رہے ہیں: "القاعدة التاسعة والعشرون":

"في الفوائد التي يجتنيها العبد في معرفته وفهمه لأجناس علوم القرآن"

قرآن مجید میں مختلف علوم یا اجناس کی معرفت سے بندے کو جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اُن کے تعلق سے ہم بات کر رہے تھے، دو طریقے کر چکے تھے پچھلے درس میں کہ:

- اللہ تعالیٰ کی معرفت علم توحید کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کی جو معرفت ہے خصوصی طور پر اسماء وصفات کے تعلق سے اور اس سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں ان پر بات کی تھی۔
- پھر اللہ تعالیٰ کے جو پیغمبر علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اُن کی جو صفات اُن کے احوال جو اُن کی سیرت کا ذکر قرآن مجید میں ہوا ہے اور اُن قوموں کے ساتھ اُن کا کیسا تعلق رہا اور کیسا طریقہ رہا ہے دعوت اور تبلیغ کیسے کیا کرتے تھے، اور پھر دشمنوں کا انجام کیا ہوا پورے قصے جو موجود ہیں ان علوم کو حاصل کرنے کے تعلق سے بات ہوئی۔

آج کی نشست میں تیسری قسم جو ہے ان علوم کی قرآن مجید کے علوم میں سے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ومن علوم القرآن" (قرآن مجید کے علوم میں سے) "علم أهل السعادة والخير، وأهل الشقاوة والشر" (اہل سعادت اور خیر، اور دوسری طرف اہل شقاوت والشر (خوش بخت اور خیر والے جو لوگ ہیں اور دوسری طرف بد بخت اور شر والے لوگ جو ہیں) ان کے تعلق سے جاننا))۔ قرآن مجید میں ان دونوں کا ذکر ہے اور ان کی معرفت حاصل کرنا۔

"وفي معرفته لهم ولأوصافهم ونعوتهم فوائد" (اور دونوں گروہوں کے تعلق سے معرفت حاصل کرنا کہ اُن کو کیا وصف دیئے گئے ہیں اور اُن کے ساتھ کیا معاملہ طے ہوا ہے کئی فائدے ہیں):

(۱)"الترغيب في الاقتداء بالأخيار" (ترغیب ہے ان میں سے جو اچھے لوگ ہیں اہل خیر ہیں اُن کی اقتداء کرنا)"والترهيب من أحوال الأشرار" (اور جو شر پسند ہیں اُن کے احوال سے ترہیب کرنا ڈرانا تاکہ لوگ خبر دار ہو جائیں)۔

(۲)"والفرقان بين هؤلاء وهؤلاء" (دوسرا فائدہ کیا ہے؟ اہل خیر اور اہل شر کے بیچ میں فرقان جو ہے وہ واضح ہو جائے)۔

(۳)تیسرا:"وبيان الصفات والطرق التي وصل بها هؤلاء إلى دار النعيم، وأولئك إلى دار الجحيم" (اور وہ صفات اور راستے بیان کرنا جن کے ذریعے سے یہ لوگ جو اہل خیر ہیں جنت میں داخل ہوئے اور جو اہل شر ہیں جہنم میں داخل ہوئے)۔

(۴)چوتھے نمبر پر:"ومحبة هؤلاء الأتقياء من الإيمان" (اور جو اچھے لوگ ہیں جو اہل خیر ہیں اہل سعادت ہیں جو متقی ہیں اہل تقویٰ ہیں ان سے محبت کرنا ایمان میں سے ہے یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے)"كما أن بغض أولئك من الإيمان" (اور اسی طریقے سے شر پسند لوگوں سے جو بد بخت لوگ ہیں ان سے بغض رکھنا بھی ایمان میں سے ہے)۔

"وكلما كان العبد أعرف لأحوالهم تمكن من هذه المقاصد" (اور بندہ جتنا ان کے حالات سے واقف زیادہ ہوتا ہے معرفت زیادہ حاصل کرتا رہتا ہے تو ان مقاصد کو حاصل کرنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے اور وہ ان مقاصد کو اتنا ہی زیادہ حاصل کر لیتا ہے)۔

اگلی قسم علوم قرآن میں سے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ومن علوم القرآن علم الجزاء في الدنيا، والبرزخ، والآخرة" (دنیا میں جزاء اور برزخ اور آخرت میں جزاء)

"على أعمال الخير، وأعمال الشر" (اعمال خیر اور اعمال شر پر جو دنیا میں جزاء اور آخرت میں جو جزاء یا سزا ہے سب کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے (یہ الگ سے ایک علم ہے قرآن مجید کے علوم میں سے اگر اس کو دیکھا جائے غور کیا جائے))۔

"وفي ذلك مقاصد جليلة" (اس میں بہت جلیل اور عظیم مقاصد ہیں)؛ان میں سے:

(۱)"الإيمان بكمال عدل الله" (جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا میں اطمینان سکون اور عزت اور غلبہ دیتا ہے تو اس میں ایمان مضبوط ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو انصاف اور عدل کا کمال ہے وہ بھی واضح ہو جاتا ہے)۔جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں جو کافر ہیں اگرچہ غلبہ اُن کا ظاہر نظر آتا ہے لیکن انجام اُن کا بُرا ہوتا ہے ہمیشہ تو اللہ تعالیٰ کا عدل و انصاف واضح ہو جاتا ہے۔

اور آخرت میں بھی اسی طریقے سے اہل ایمان کے لیے جنت ہے (اہل خیر کے لیے) اور اہل کفر کے لیے اہل شقاء کے لیے جو بد بخت ہیں اُن کے لیے جہنم ہے تو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف کا کمال واضح ہو جاتا ہے۔

(۲)"وسعة فضله" (اور اللہ تعالیٰ کا وسیع فضل اور احسان واضح ہو جاتا ہے)۔

(۳)"والإيمان باليوم الآخر" (اور آخرت پر ایمان بھی واضح اور آسان ہو جاتا ہے)"فإن تمام الإيمان بذلك يتوقف على معرفة ما يكون فيه" (اور آخرت پر ایمان مکمل کرنے کے لیے یہ جاننا پڑتا ہے کہ اُس دن ہو گا کیا لوگوں کے ساتھ)۔

(۴)"والترغيب والترهيب بالرغبة في الأعمال التي رتب الله عليها الجزاء الجزيل، والرهبة من ضدها" (اور ترغیب اور ترہیب ہے (رغبت دینا ہے اور ڈرانا ہے) اُن اعمال سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے اچھی جزاء مرتب فرمائی ہے اور اُن سے ڈرنا ہے جو اُن کی ضد ہے)۔

یعنی بُرے اعمال سے انسان ڈر جاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے جب اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اہل شقاء جو بد بخت لوگ ہیں اور جو شر پسند ہیں اُن کے ساتھ دنیا میں کیا ہوا ہے اور آخرت میں اُن کے ساتھ کیا بُرا انجام ہوا ہے۔

اگلی قسم ہے قرآن مجید میں سے: "ومن علوم القرآن الأمر والنهي" (أمر اور نہی کا علم جو ہے) "وفي ذلك مقاصد جليلة" (اور اس میں بھی بہت سارے عظیم اور جلیل مقاصد ہیں)۔

یعنی جب ہمیں حکم ہوا:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرة:43)

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (النساء:36)

أمر بھی ہے نہی بھی ہے اس سے فائدہ کیا حاصل ہوتا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"معرفة حدود ما أنزل الله على رسوله" (سب سے پہلے جو حدود اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی ہیں اُن کی معرفت حاصل کرنا) "فإن المكلفين مكلفون بمعرفة ما أمروا به وما نهوا عنه وبالعمل بذلك" (کیونکہ مکلف کسے کہتے ہیں اصل بات یہ ہے، مکلف وہ لوگ ہیں جن کو تکلیف کی معرفت ہوتی ہے کہ اُن کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے اور کس چیز سے منع کیا گیا ہے تاکہ اُن پر عمل کرنا شروع کر دیں)۔ اگر اس کی معرفت ہی نہیں ہے تو تکلیف کس چیز کی ہے؟ تکلیف کی اصل اساس کیا ہے أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے کہ نہیں؟ یہی تو ہے۔ اس کو جاننے سے کیا ہوگا؟ آپ کا عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور آپ اچھے مکلف اور اچھے مسلمان بن سکتے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "والعلم سابق للعمل" (کیونکہ علم جو ہے وہ عمل سے پہلے ہے)۔

"وطريق ذلك": اور اس کا طریقہ دیکھیں بڑا پیارا طریقہ شیخ صاحب بیان فرما رہے ہیں (رحمہ اللہ) کہ ان پر عمل کیسے کرنا ہے، أمر آ گیا ہے تو کیسے کرنا ہے کیا کرنا ہے، نہی ہے کسی چیز سے منع کیا گیا ہے تو تب کیا کرنا ہے، طریقہ دیکھیں ذرا:

(ا) "إذا مر عليه نص فيه أمر بشيء عرفه" (اگر ایک آیت پڑھتا ہے اور اس میں کسی چیز کا حکم ہے سب سے پہلے اُسے جان لیتا ہے)۔

جیسے ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ أمر ہے کہ نہیں؟ اب کس چیز کا حکم ہے؟ اقامت الصلاۃ کا، فرق دیکھیں نا۔

لفظ اقامت کا ہے وصَلّوا نہیں ہے فعل أمر کیا ہے عربی میں؟ نماز پڑھو۔ کیسے کہیں گے ہم؟ صَلِّ یا صَلُّوا (جمع جو ہے)۔

اللہ تعالیٰ نے کہیں پر یہ فرمایا ہے قرآن مجید میں صَلُّوا؟ أمر کس چیز کا ہے صلاۃ سے پہلے کیا ہے؟

اقامت کا ہے: ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾: (سبحان اللہ)۔

اقامت الصلاۃ میں اور صرف صلاۃ میں فرق ہے کہ نہیں؟

- "صلاۃ": اپنی مرضی کی پڑھو۔
- ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ﴾: میری مرضی سے نماز پڑھو۔

نماز کی شرعی حدود ہیں اُن حدود، شروط، ارکان، واجبات، سنت کے مطابق پڑھو گے تو یہ اقامت الصلاۃ ہو گی اور اگر ان کے بغیر پڑھو گے تو کیا ہو گی؟ صلاۃ تو ہو گی لیکن اقامت الصلاۃ نہیں ہو گی؛ تو سب سے پہلے لفظ کو جان لیا ہے۔

(۲)"وفهم ما يدخل فيه" (اور جواُس میں داخل ہے یہ جان لیتا ہے)۔

(۳)"وما لا يدخل"(اور جواس میں داخل نہیں ہے وہ بھی جان لیتا ہے)۔

(۴)"وحاسب نفسه" (چوتھے نمبر پر کیا ہے؟حساب النفس)۔

مثال کے طور نماز میری جوہے کیا میں اقامت الصلاۃ کرتاہوں کہ نہیں کرتاہوں؟بے نمازی کیا کرے گا؟جو نمازی ہے کیااُس کی نماز نبوی ہے کہ نہیں؟محاسبہ ہے۔

جب بھی آپ قرآن مجید میں نماز کاذکرپڑھتے ہیں تو یہ سارے آپ کے ذہن میں آنے چاہیئں سوال کہ :

- میری نماز کیسی ہے نماز نبوی ہے کہ نہیں؟
- کیاواقعی اقامت الصلاۃ کرنے والاہوں کہ نہیں؟
- ﴿وَاعۡبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـئًا﴾: کیامیں واقعی توحید کاحق اداکرنے والاہوں کہ نہیں ہوں؟توحید کا صحیح معنی کیاہے میں جانتا ہوں کہ نہیں؟
- کیاشرک اوراس کی جو مختلف قسمیں ہیں میں اُن سے بچاہواہوں کہ نہیں؟شرک کا صحیح معنی جانتاہوں کہ نہیں؟

آگے دیکھیں بڑی خوبصورت بات فرماتے ہیں،فرماتے ہیں:

"هل هو قائم بذلك كله، أو بعضه، أو تاركه؟":

حساب کس چیز کا کرناہے حساب میں تین سوال ہیں:

- "هل هو قائم بذلك كله": کیاوہ جس کا حکم دیاہےاُس پر مکمل طریقے سے عمل کرنے والاہے؟
- "أو بعضه": یابعض پر عمل کرنے ولاہے بعض کو چھوڑنے والاہے؟
- "أو تاركه؟": یااُس کو چھوڑنے والاہے؟ سبحان اللہ؛

"فإن كان قائماً به فليحمد الله" (اگر عمل کرنے والاہے تواللہ کاشکر حمد وثناء کریں) "ويسأله الثبات والزيادة من الخير" (اور حمد وثناء کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعاکریں اور خیر کی زیادتی کی بھی دعاکریں کہ اللہ تعالیٰ مزید خیر عطافرمائے) "وإن كان مقصراً فيه" (اوراگراس میں کمی بیشی ہووہ تقصیر سے کام لیتاہے) "فليعلم أنه مطالب به" (تو یہ اچھی طرح جان لیں اُس سے مطالبہ کیا گیاہے کہ تم نے اسے مکمل کرناہے پوراکرناہے) "وملزوم به" (اوراُس پرلازم ہے) "فليستعن الله على فعله" (تواللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اُسے بجالائیں اُس پر عمل کرناشروع کردیں)"وليجاهد نفسه على ذلك" (اور نفس کامجاہدہ بھی کریں اُسے بجالانے کے لیے)۔

یہ اُمر کاجو طریقہ ہے اب اُمر کیسے عمل کیاجاتاہے شروع سے بیان کریں واضح ہے یابتاؤں دوبارہ میں؟دوبارہ بتائیں۔

اب اُمر آگیا ہے:﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾:سب سے پہلے کیا کرنا ہے:

(۱) جاننا ہے کہ کس چیز کا حکم دیا جارہا ہے۔

(۲) اُس کو سمجھنا ہے سمجھنا کیسے ہے؟ کہ کیا داخل ہے اُس میں کیا داخل اُس میں نہیں ہے۔

(۳) اپنا محاسبہ کرنا ہے محاسبہ کیسے کرنا ہے؟

تین سوالوں سے:

کیا مکمل عمل کرنے والا ہے؟

جزوی طریقے سے عمل کرنے والا ہے؟

یا اُسے چھوڑنے والا ہے؟

اگر مکمل عمل کرنے والا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے شکر کرے اور مزید توفیق کی اور ثابت قدمی کی اور خیر کی زیادتی کی دعا کرے، اور اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے تو اچھی طرح جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے مطالبہ کیا ہے شرعاً کہ اُس نے اُسے بجالانا ہے اور یہ اُس پر لازم ہے۔

تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اُسے توفیق عطا فرمائے اُس کی مدد کرے تاکہ اس پر صحیح طریقے سے عمل کرے اور نفس کا مجاہدہ کرے تاکہ اُس پر صحیح عمل کرنے والا بن جائے اُمر کے لیے یہ طریقہ ہے۔

نہی کے لیے کیا کرنا ہے؟ "وكذلك في النهي": اگر کسی چیز سے منع کیا گیا ہے:

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى﴾ (الاسراء:32): مثال کے طور پر کہ زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔

سب سے پہلے شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليعرف ما يراد منه" (اس سے مراد کیا ہے) "وما يدخل في ذلك الذي نهى الله عنه" (اور اس میں کیا چیز داخل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے) "ثم لينظر إلى نفسه" (پھر اپنے نفس کی طرف دیکھے) "فإن كان قد ترك ذلك فليحمد الله على ذلك" (اگر وہ اسے چھوڑنے والا ہے جس سے منع کیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے شکر کرے) "ويسأله أن يثبته على ترك المناهي" (اور اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کی دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہر اُس چیز سے دور رکھے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے)۔

"كما يسأله الثبات على فعل الطاعات" (اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ثابت قدمی عطا فرمائے نیکی اور طاعت کرنے کی) "وليجعل الداعي له على الترك امتثال طاعة الله لكن تركه عبادة" (بڑی پیاری بات ہے فرماتے ہیں، اور جو اصل مقصد ہے ان چیزوں کو چھوڑنے کا جن کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑنے کا حکم دیا ہے نہی کا جو حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُس نے چھوڑا ہے تاکہ اُس کا چھوڑنا بھی عبادت میں شامل ہو)۔

بعض لوگ عاجز ہو جاتے ہیں یا کہتے ہیں کہ دل نہیں کرتا ہمارا!

تو تمہارے دل کی کیا حیثیت ہے یعنی اگر دل کرتا تو کرتے؟! اصل بات یہ نہیں ہے کہ تم کیا چاہتے ہو کیا نہیں چاہتے ہو!

بعض لوگوں کو شہوت نہیں ہوتی تو کہتے ہیں "اس لیے ہم زنا دیکھتے بھی نہیں ہیں" یہ کیا بات ہوئی؟! اصل بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس لیے میں نہیں کرتا ہوں چاہے شہوت ہو یا نہ ہو۔

دونوں میں کیا فرق ہے؟ ایک اپنے لیے چھوڑتا ہے دوسرا ربّ کے لیے چھوڑتا ہے، دوسرا عبادت کرتا ہے چھوڑتے ہوئے بھی عبادت کرتا ہے اور پہلا جو ہے عبادت سے اس خیر سے محروم ہے اور دونوں کبھی برابر نہیں ہو سکتے: "ليكن تركه عبادة" (تاکہ اُس کا چھوڑنا بھی عبادت ہو) "كما كان فعله عبادة" (جیسا کہ اُس کا عمل کرنا بھی عبادت ہے)۔ دیکھیں مامورات پر عمل کرنا جو ہے عبادت ہے کہ نہیں؟ عبادت ہے۔ اچھا ترک بھی عبادت ہو سکتی ہے کیا؟ ہو سکتی ہے۔ کیسے ہو گی؟ اس نیت سے کہ میں ربّ کے لیے اللہ کے لیے چھوڑنے والا ہوں۔

- یعنی جو لوگ شراب نہیں پیتے پتہ ہے کہ مسلسل میں عبادت میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے شراب نہیں پیتے اُن کو اس کا اُجر مسلسل مل رہا ہے۔
- جو محرمات کا اجتناب کرتے ہیں (دیکھیں کتنا خیر ہے واللہ!) اور جو لوگ کہتے ہیں کہ میرا دل نہیں کرتا اس لیے نہیں، کیونکہ لوگ بُرا سمجھتے ہیں اس لیے نہیں، (سبحان اللہ)۔

اور دونوں میں فرق واضح ہے اپنی نیت اچھی سمجھ لیں کہ نیت کو ہمیشہ درست رکھنا ہے اور اللہ کے لیے کرنا ہے جو بھی کرنا ہے، چھوڑنا بھی اللہ کے لیے ہے اور کرنا بھی اللہ کے لیے ہے۔ چلو کرنا تو ہمارے سامنے آجاتا ہے کبھی چھوڑنے کے بارے میں سوچا ہے اس کے لیے ہماری نیت الگ سے ہونی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑنے والے ہیں؟! یہ بہت اہم بات ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں (رحمہ اللہ):

"وإن كان غير تارك له فليتب إلى الله" (اچھا اگر چھوڑنے والا نہیں ہے کچھ محرمات کا ارتکاب کرنے والا ہے کیا کرنا ہے؟ "فليتب إلى الله منه" سب سے پہلے کیا کرے؟ توبہ کرے) "توبة جازمة" (جزم کے ساتھ توبہ کرے (یعنی توبہ کا حق ادا کرے اور جلدی کرے توبہ میں)) "وليبادر ولا تمنعه الشهوات الدنية عن مجانبة ما تدعو إليه النفس الأمارة بالسوء" (اور یہ جو گری ہوئی شہوتیں ہیں وہ کبھی اس کا نفس جو بُرے پر آمادہ کرتا رہتا ہے اُسے توبہ میں جلدی کرنے سے دور نہ کر دے یا پیچھے نہ کر دے) "فمن كان عند هذه المطالب وغيرها" (جس کے پاس یہ مطالب جو ہیں اچھے اور ان کے علاوہ ہیں) "عاملاً على هذه الطريقة" (اس طریقے پر عمل کرنے والے ہوں) "فإنه ماش على الصراط المستقيم" (نتیجہ کیا ہے؟ تو ایسا شخص جو ہے صراط مستقیم پر قائم ہے)۔ اُوامر میں کیا کرتا ہے نواہی میں کیا کرتا ہے اور اُسے پتہ ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے تو ایسا شخص جو ہے وہ صراط مستقیم پر قائم ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں ان میں شامل کر دے (آمین یا ربّ العالمین)۔

"والطريقة المثلى فيما عليه من الاسترشاد بكتاب الله وحصل له بذلك علم غزير وخير كثير" (اور شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم پر قائم ہے اور طریقۃ المثلی پر قائم ہے، جس پر وہ قائم ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اور اس سب سے اسے حاصل ہو گا علم غزیر اور خیر کثیر)۔ بہت زیادہ علم کی بھی اللہ تعالیٰ اُسے توفیق دے گا اور خیر کثیر بھی دنیا میں برکتیں جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خود محسوس کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا خاص اُس پر انعام اور احسان ہو گا۔

یہ قاعدہ تھااور خلاصہ اس قاعدے کا شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"خلاصة هذه القاعدة":

"بين المؤلف رحمه الله" (مصنف رحمہ اللہ نے بیان فرمایا) "أن علوم القرآن متعددة متنوعة" (کہ سب سے پہلے قرآن مجید کے جو علوم ہیں قرآن مجید کے اندر مختلف ہیں متنوع ہیں متعدد ہیں) "فيه كل العلوم" (ہر علم اس میں موجود ہے):

(۱)"فيه العلم بالله جل وعلا" (اللہ تعالیٰ کی معرفت اس میں موجود ہے)"وأسمائه وصفاته" (اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات بھی موجود ہیں) "وهذا أعلها وأجلها" (اور یہ سب سے بلند وبالا ہے سب سے عظیم ہے)۔

(۲)"والعلم برسله" (پھر جو اللہ کے رسول ہیں اُن کی معرفت اور علم ہے)۔

(۳)"والعلم باليوم الآخر" (آخرت کے تعلق سے علم الگ سے ہے)۔

(۴)"والعلم بأحكام الله الشرعية وكذلك الكونية" (اللہ تعالیٰ کے جو شرعی احکام ہیں اور جو کونی احکام ہیں سب اس میں موجود اور شامل ہیں)۔

(۵)"والعلم بالجزاء" (اور جزاء کا علم ہے)۔

(۶)"والعلم بما في الكون مما يدل على كمال حكمة الله عز وجل وعظمته وقدرته ورحمته، وسعة علمه" (اور یہ علم بھی موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی کمال حکمت پوری کائنات میں موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت قدرت رحمت اور وسیع علم کی دلالت کرتا ہے)۔

(۷)اور آخر میں:"والعلم بأوصاف الخير والشر" (اور خیر اور شر کے جو اوصاف ہیں یہ بھی موجود ہیں یہ علم جو قرآن مجید میں ہے) "لأجل أن نتصف بما اتصف به أهل الخير ونبتعد عما اتصف به أهل الشر" (تاکہ ہم جو اہل خیر کی جو اچھی صفات ہیں وہ حاصل کرلیں اپنی زندگی میں اور عمل کرنے والے بن جائیں تاکہ ہم بھی اُن میں شامل ہو جائیں اور جو بھی اہل شر کی صفات ہیں ہم اُن سے دور ہو جائیں تاکہ ہم بھی اہل شر سے دور ہو جائیں)۔ واللہ أعلم؛

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 045: القواعد الحسان-انتیسواں قاعدہ (حصہ دوم) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کردیا گیاہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio